مسلمان کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ مواحد اور مسلمان ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

دوست جانتے ہیں کہ کئی دفعہ دو ایک سال ہوئے مجھے Heat Stroke لو لگنے کا عارضہ ہو چکا ہے اور جسے اس طرح گرمی بیماری کی شکل پیدا کر دے وہ گرمی سے ہمیشہ ہی تکلیف اٹھاتا ہے۔ گرمی بیماری بن جاتی ہے۔ آج بھی بجلی ہم سے روٹھی ہوئی ہے اور گرمی بھی ہے میں مختصراً آپ سے کچھ کہوں گا۔

جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگلے ماہ اُنیس، بیس، اکیس کو خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہو رہا ہے اور اس سے ایک ہفتہ بعد انصار اللہ کے اجتماع کی تاریخیں مقرر ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح خیر رکھے اور خیر سے یہ اجتماعات منعقد ہوں۔

پہلے بھی میں نے توجہ دلائی ہے ذکّر کے ماتحت اس وقت بھی میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خدام الاحمدیہ کی عمر کی نمائندگی ہر جماعت سے ہونی چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع سوائے چند تنزل کے سالوں کے ہمیشہ ہی پہلے سے بڑھ چڑھ کر تعداد کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں لیکن میرے دل میں یہ خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعتی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدام و انصار کے اجتماع میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی تمام جماعتیں شمولیت اختیار کریں۔ یہ درست ہے کہ بعض جماعتیں بڑی ہیں اور

بعض تعداد میں بڑی ہی مختصر۔ بعض دفعہ دو چار گھرانوں پر مشتمل ایک جماعت ہوتی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ بعض جماعتیں فعّال ہیں، تندہی سے اپنے دینی فرائض انجام دینے والی ہیں اور بعض سست ہیں اور ان کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ بعض اضلاع کے امراء اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے اور وقت خرچ کرتے اور توجہ سے کام لیتے ہوئے کوشش کرتے ہیں کہ جو ان کی ذمہ داریاں ہیں وہ پوری طرح ادا کریں اور بعض اضلاع کے امراء نسبتاً سُست، پوستی اور کمزوری دکھانے والے ہیں۔

یہ بھی درست ہے کہ ہمارے بعض مربی صاحبان کو اللہ تعالیٰ ایثار کے ساتھ اور محبت اور پیار کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ جماعت کے لئے ایک نمونہ بنتے اور حقیقی معنی میں قائد ہوتے ہیں اور اپنے پیچھے دوسروں کو نیکی کی راہوں پر چلاتے ہیں لیکن ہمارے بعض مربی ایسے بھی ہیں جو اپنے کام کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے ساتھ پیار اس طرح نہیں جس طرح آگ بھڑک رہی ہو اور بے چین کر دینے والی ہو اور اس کے نتیجے میں وہ علاقے جن میں کام کر رہے ہوتے ہیں سست ہو جاتے ہیں اور ان مربی اصحاب کو ایک منٹ کے لئے بھی کوئی فکر لاحق نہیں ہوتی حالانکہ ان کی تو نیندیں حرام ہونی چاہئیں اگر کسی جگہ وہ سستی اور کمزوری اور کوتاہی دیکھیں۔

یہ سب باتیں اپنی جگہ درست ہیں لیکن یہ بھی درست ہے کہ میری یہ خواہش ہے کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کا کوئی نمائندہ اس اجتماع میں شامل نہ ہو۔ اس لئے میں امرائے اضلاع کو اور مربی صاحبان کو اور ان کو جو ان لوگوں کی نگرانی کرنے والے ہیں یہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہیں اس بات کے کہ ہر جماعت سے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں نمائندہ آئے۔ اگر چھوٹی جماعت ہے ایک نمائندہ آئے مگر آئے ضرور۔ ہر جماعت سے انصار اللہ کے اجتماع میں نمائندہ شامل ہو خواہ ایک ہی ہو اگر وہ چھوٹی جماعت ہے لیکن آئے ضرور۔

ہمارے یہ اجتماع دنیوی میلے نہیں۔ یہ اجتماع ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت کے لئے اس معنی میں کہ بہت سی نیکی کی باتیں شامل ہونے والوں کے

کانوں میں پڑتی ہیں اور ذہنوں میں جلا پیدا ہوتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے اس معنی میں کہ اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے خدام وانصار کو کہ حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کرو۔(خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ)۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایک نمونہ ہیں آنے والی نسلوں کے لئے اس معنی میں کہ آپ کے اندر دو خصوصیات نمایاں طور پر پائی جاتی تھیں۔ ایک آپ حنیف تھے دوسرے آپ مسلم تھے۔ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا (اٰل عمران:۶۸) ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنے والے اور ہر دم اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے والے اور اطاعت کرنے والے۔ یہ نمونہ ایسا ہے جسے نظر انداز آنے والی نسلیں بھی نہیں کرسکتیں نمایاں طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں یہ دو باتیں قرآنِ عظیم کے بیان کے مطابق پائی جاتی ہیں۔ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا آپ کی زندگی کے متعلق تو اس وقت میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ مختصر کہنا چاہتا ہوں۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے قریب تر دو گروہ ہیں ایک وہ جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی جماعت میں شامل ہوگئے اور ایک وہ گروہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور امت مسلمہ میں شامل ہوا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور نوعِ انسانی کی خاطر عاجزانہ دعائیں بھی کیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ان کے سامنے بیان کی اور غور سے دیکھا جائے تو صدیوں صدیوں اپنی نسل کو اس بات کے لئے تیار کیا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وجود پیدا ہو تو اسے قبول کریں اور اس قابل ہوجائیں اس عرصہ میں کہ جو ذمہ داریاں کامل طور پر ایک کامل کتاب کے نازل ہونے کے ساتھ امت مسلمہ پہ پڑنے والی تھیں جن کے پہلے مخاطب یہ لوگ ہونے والے تھے ان کو اٹھانے کے لئے وہ تیار ہوں۔

پس ایک مسلمان کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ حنیف بھی ہو اور مسلم بھی ہو۔ خدا تعالیٰ کے حضور ہر آن عاجزانہ جھکنے والا بھی ہو اور خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنے کی کوشش کرنے والا بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ہزار ہا پہلو اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ایک ایسا درخت ہیں جس کی ہزار ہا شاخیں ہیں۔ بعض پہلو ایسے ہیں جو ہم خدام الاحمدیہ میں نمایاں دیکھنا چاہتے ہیں بعض پہلو ایسے

ہیں جو ہم انصاراللہ کے نام سے جو جماعت موسوم ہے ان میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر دو پہلو کا تعلق جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا اس حقیقت سے باندھا گیا ہے، وابستہ کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کی خیرخواہی اور خدمت کرنی ہے اور نوعِ انسانی کے سکھ کا سامان پیدا کرنا، ان کے دکھوں کو دور کرکے۔ یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے امت مسلمہ پر کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (اٰل عمران:۱۱۰) کے اعلان میں۔

خدمت، خدام الاحمدیہ کا نام بھی یہ ذمہ داری بتاتا ہے، بہترین خدمت انسان دعا کے ذریعہ سے نوعِ انسانی کی کرسکتا ہے۔ انسان یا انسانوں کی کوئی جماعت اپنے طور پر کسی قسم کی کوئی طاقت نہیں رکھتی جب تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو توفیق عطا نہ کرے اور دنیا میں کوئی تبدیلی رونما ہو نہیں سکتی جب تک خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی منشاء کے مطابق خیر کی تبدیلی رونما کرنے کے سامان پیدا نہ کرے۔ اس واسطے سب سے کارگر اور مؤثر حربہ، ہتھیار جو ایک مسلمان کو دیا گیا، وہ (ایٹم بم نہیں) دعا کا ہتھیار ہے اور اس سے زیادہ کارگر اور ہتھیار نہیں اور دوسرے نمبر پر جو ہتھیار دیا گیا وہ (ہائیڈروجن بم کا ہتھیار نہیں یا اس سے بھی مہلک ہتھیار ہے) بلکہ محبت اور شفقت، بے لوث خدمت اور لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ (الشعراء:۴) کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے وہ کیفیت سنتِ نبوی کی پیروی کرتے ہوئے اپنے اندر پیدا کرنا، اس سے تعلق رکھتی ہے۔ بعض پہلو ایسے ہیں جو خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ بعض پہلو ایسے ہیں جو انصاراللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان اغراض کو سامنے رکھ کے بار بار یاد دہانی کرانے کے لئے یہ اجتماع ہر سال ہوتے ہیں۔ جماعت دعا کرے جیسا کہ میں نے شروع میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب خیر رکھے اور خیر سے یہ اجتماع منعقد ہوں اور خدا تعالیٰ جس مقصد کے لئے یہ اجتماع منعقد ہوتے ہیں اس مقصد کے حصول کے سامان پیدا کرے اور ہر جماعت کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اس میں حصہ لینے والی ہو اور امرائے اضلاع اور مربیان کو اور خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے عہدیداروں کو اللہ تعالیٰ ہمت عطا کرے کہ وہ اس بات میں کامیاب ہوں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کا نمائندہ نہ آیا ہو۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں پھر آئندہ سال پہلے کی نسبت زیادہ جماعتوں کی

نمائندگی ہوگی۔ اس لئے کہ ہر سال نئی جماعتیں بن جاتی ہیں اور پھر ایسے سامان پیدا ہوں خدا کرے کہ زیادہ سے زیادہ نئی جماعتیں بنیں۔ زیادہ سے زیادہ نئی جماعتوں کے نمائندے ہوں اور ہر سال جس طرح موسمِ بہار میں زندہ درخت ایک نئی شان اور پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ انسان کی آنکھوں کے سامنے اپنی سبزی کو ظاہر کرتے ہیں اور اپنے حسن کو پیش کرتے ہیں اس سے زیادہ ہمارے اجتماع عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے دنیا کی نگاہ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حسنِ بیان اور حسنِ عمل کو پیش کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور عقل عطا کرے۔ ہمت اور عزم دے اور کامیابی کی انتہا ہمارے لئے مقدر کر دے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸؍ستمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۲ تا ۴)